سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ

مکی سورتوں میں سے ہے اس کی چھتیس ۳۶ آیات اور ایک رکوع ہے

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۳۶ عَمَّ ۳۰/۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ① ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے ①

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ② جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں ②

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ③ اور جب اُن کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں ③

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ④ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اُٹھائے بھی جائیں گے ④

لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑤ (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں ⑤

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑥ جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے ⑥

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ⑦ سُن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سجین میں ہیں ⑦

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ⑧ اور تم کیا جانتے ہو کہ سجین کیا چیز ہے ⑧

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑨ ایک دفتر ہے لکھا ہوا ⑨

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ⑩ اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ⑩

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ⑪ (یعنی) جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں ⑪

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ⑫ اور اسکو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے ⑫

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ جب اُس کو ہماری آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں ⑬

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ⑭ ہرگز نہیں بلکہ یہ جو اعمال بد کرتے ہیں۔ اُن کا اُن کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے ⑭

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ⑮ بیشک یہ لوگ اُس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے اوٹ میں ہونگے ⑮

DEFRAUDING

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Woe unto the defrauders:

2. Those who when they take the measure from mankind demand it full,

3. But if they measure unto them or weigh for them, they cause them less.

4. Do such (men) not consider that they will be raised again

5. Unto an awful Day,

6. The day when (all) mankind stand before the Lord of the Worlds?

7. Nay but the record of the vile is in Sijjin—

8. Ah! what will convey unto thee what Sijjin is!—

9. A written record.

10. Woe unto the repudiators on that day!

11. Those who deny the Day of Judgement

12. Which none denieth save each criminal transgressor,

13. Who, when thou readest unto him Our revelations, saith: (Mere) fables of the men of old.

14. Nay, but that which they have earned is rust upon their hearts.

15. Nay, but surely on that day they will be covered from (the mercy of) their Lord.

16. Then lo! they verily will burn in hell,

17. And it will be said (unto them): This is that which ye used to deny.

18. Nay, but the record of the righteous is in 'Iliyin is!—

19. Ah, what will convey unto thee what 'Iliyin is!—

20. A written record,

21. Attested by those who are brought near (unto their Lord).

22. Lo! the righteous verily are in delight,

23. On couches, gazing,

24. Thou wilt know in their faces the radiance of delight.

25. They are given to drink of a pure wine, sealed,

26. Whose seal is musk— For this let (all) those strive who strive for bliss—

27. And mixed with water of Tasnim,

28. A spring whence those brought near to Allah drink.

29. Lo! the guilty used to laugh at those who believed,

30. And wink one to another when they passed them;

31. And when they returned to their own folk, they returned jesting;

32. And when they saw them they said: Lo! these have gone astray.

33. Yet they were not sent as guardians over them.

34. This day it is those who believe who have the laugh of disbelievers,

35. On high couches, gazing.

36. Are not the disbelievers paid for what they used to do?

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾

پھر دوزخ میں جا داخل ہوں گے ﴿١٦﴾

ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾

پھر اُن سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے ﴿١٧﴾

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾

یہ بھی سُن رکھو کہ نیکوکاروں کے اعمال علیین میں ہیں ﴿١٨﴾

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾

اور تم کو کیا معلوم کہ علیین کیا چیز ہے ﴿١٩﴾

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾

ایک دفتر ہے لکھا ہوا ﴿٢٠﴾

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾

جس کے پاس مقرب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں ﴿٢١﴾

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾

بے شک نیک لوگ چین میں ہوں گے ﴿٢٢﴾

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے ﴿٢٣﴾

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾

تم اُن کے چہروں ہی سے راحت کی تازگی معلوم کرو گے ﴿٢٤﴾

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾

اُن کو شراب خالص سربمہر پلائی جائے گی ﴿٢٥﴾

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۭ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾

جس کی مہر مشک کی ہوگی۔ تو نعمتوں کے شائقین کو چاہئے کہ اسی سے رغبت کریں ﴿٢٦﴾

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾

اور اس میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی ﴿٢٧﴾

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (خدا کے) مقرب پئیں گے ﴿٢٨﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾

جو گنہگار (یعنی کفار) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے ﴿٢٩﴾

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾

اور جب اُن کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے ﴿٣٠﴾

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾

اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے ﴿٣١﴾

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَاۗلُّوْنَ ﴿٣٢﴾

اور جب اُن (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں ﴿٣٢﴾

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾

حالانکہ وہ اُن پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے ﴿٣٣﴾

فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾

تو آج مومن کافروں سے ہنسی کریں گے ﴿٣٤﴾

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾

(اور تختوں پر بیٹھے ہوئے اُن کا حال دیکھ رہے ہوں گے ﴿٣٥﴾

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

تو کافروں کو اُن کے عملوں کا پورا پورا بدلہ مل گیا ﴿٣٦﴾

اسرار و معارف

بربادی ہے لوگوں کے حقوق پوری طرح ادا نہ کرنے والوں کے لیے کہ جب اپنا حق حاصل کریں

تو پورا پورا حاصل کریں اور جب دوسروں کو دینے کی باری آئے تو انہیں پورا نہ دیں

حقوق و فرائض

زندگی کا مدار دینے پہ ہے جس طرح سورج، چاند، بادل ہوا سب کی خاصیت دینا ہے زمین ہر شئے دیتی ہے، دل خون پہنچاتا ہے تو ہر رگ ہر شریان آگے دیتی ہے کہیں رُک جائے تو خرابی پیدا ہوتی ہے یہ بھی ضروری ہے کہ دینے والے کے بھی حقوق دوسروں پر ہیں جو انہیں بھی ادا کرنا ہیں یہی حال معاشرے کے نظام کا ہوتا ہے جو حقوق و فرائض سے عبارت ہے اور حکومت وہ ادارہ ہوتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے کوتاہی یا قصور کرنے والے کو روکتا ہے جرائم پہ سزا دیتا ہے جسے عدل کہا جاتا ہے اسلام نے معاشرے کا یہی بنیادی کام بہت خوبصورتی سے کیا حقوق و فرائض کی خوبصورت تعیین کی اور ان میں دینے پہ پورا زور دیا کہ کوئی کسی کا حق روک نہیں سکتا ہاں لینے میں رعایت کی گنجائش رکھی کہ اپنا حق چاہے تو تھوڑا بہت یا سارا کسی کو معاف کر سکتا ہے پھر اس پر نظام عدل دیا جو کسی رو رعایت کے بغیر فیصلہ کرتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ پانچ گناہوں کی سزا پانچ طرح سے دی جاتی ہے کہ جو قوم وعدہ خلافی کرتی ہے اس پر دشمن غالب آتا ہے اور جو لوگ اللہ کا قانون چھوڑ کر دوسرے قوانین پہ فیصلے کرتے ہیں ان کو فقر و فاقہ میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جیسے اشیاء نایاب ہوں یا گرانی کمر توڑ دے یا مرض کھانے سے روک دے جس قوم میں زنا عام ہو اس پر وبائیں آتی ہیں جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان سے بارش روک دی جاتی ہے یا بے موقع برستی ہے اور جو ناپ تول میں کمی کریں ان پر قحط مسلط ہوتا ہے یہ سب صورتیں آج کی دنیا میں اور خود اپنے ملک میں دیکھی جا سکتی ہیں اللہ کریم ہمیں اس سے نجات حاصل کرنے کی قوت عطا فرمائے آمین۔

تو کیا ایسا کرنے والے لوگ یہ نہیں جانتے کہ یوم حشر انہیں اللہ کے حضور کھڑے ہو کر جواب دینا ہے جب سارے کے سارے لوگ جواب دہی کے لیے حاضر ہوں گے تو یاد رکھو بدکاروں کے اعمالنامے سجّین میں ہونگے حدیث شریف کے مطابق کفار کے اعمالنامے اور ارواح قیامت تک کے لیے سجّین میں رکھے جاتے ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے ہے اور اے مخاطب جانتے ہو سجّین کیا ہے ایک بہت بڑا دفتر ہے باقاعدہ بنا ہوا ہے جو منکرین کے لیے بربادی کا باعث بنے گا وہ بدنصیب جو قیامت کے دن کا انکار کرتے

ہیں اور اس کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو حد سے گزرنے والے اور بدکار ہوتے ہیں اور جب انہیں ہماری آیات سنائی جائیں تو کہتے ہیں بس اگلے وقتوں کے قصّے ہیں۔ درحقیقت ان کے کردار اور بدعملی کے باعث ان کے دل زنگ خوردہ ہو گئے ہیں لہٰذا وہ درست کام نہیں کر رہے۔

معرفتِ باری اور انسانی قلب

ہر انسان میں فطری طور پر اللہ کی طلب رکھی گئی ہے اسی لیے معلوم تاریخ انسان میں کبھی کوئی قوم مذہب سے بیگانہ نہیں رہی بلکہ مذہب کے نام پہ کچھ نہ کچھ رسومات ہی سہی ہر قوم نے اختیار کی ہیں اور اس بارے میں حق تک پہنچنے کے لیے دل کی سلامتی شرط ہے جو گناہ سے متاثر ہو کر زنگ خوردہ ہو جاتی ہے اور قبولِ حق کی استعداد ضائع کر دیتی ہے جیسا کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ مومن بھی گناہ کرے تو دل پہ سیاہ نکتہ پیدا ہو جاتا ہے جو توبہ سے مٹ سکتا ہے لیکن اگر گناہ ہی کرتا چلا جائے تو وہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ دل سیاہ ہو کر گمراہ ہو جاتا ہے اس کا مشاہدہ بھی آجکل کے ماحول میں عام ہے۔ لہٰذا قلب کی صفائی کے لیے ذکر قلبی ضروری ہے بدکار کو توبہ اور نیک کو درجاتِ معرفت نصیب ہوتے ہیں لہٰذا جو فطری طلب رویت باری کی ہے وہ نصیب ہو گی جبکہ بدکاروں کو اس سے روک دیا جائے گا اس سے پتہ چلتا ہے کہ فطرتاً ہر شخص کو دیدارِ باری کی طلب عطا کی گئی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو کفار کو روک دینے سے دکھ نہ ہوتا اور انہیں جہنم میں ڈال کر کہا جائے گا کہ لو اب یقین کر لو کہ دنیا میں تو تم انکار کرتے تھے۔ ایسے نیک لوگوں کے اعمالنامے علیین میں ہوں گے جو ایک عالیشان دفتر ہے جہاں اللہ کے مقرب فرشتے نگہبان ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق یہ ساتوں آسمانوں سے اوپر عرش کے نیچے ہے جہاں نیک لوگوں کے اعمالنامے جمع ہوتے ہیں اور ان کی ارواح رہتی ہیں۔ یاد رہے کہ روح سجّین میں ہو یا علّیین میں ہر ذرۂ بدن سے اس کا تعلق رہتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے اس روز مزے میں ہوں گے۔ تختوں پر براجمان نظارے کرتے ہوں گے اور آرام کی بشاشت ان کے چہروں سے عیاں ہو گی انہیں ایسے خصوصی مشروب پیش کیے جائیں گے جو اُن کے لیے سربمہر کئے ہوں گے اور ان کی مہر تک مشک خالص پہ لگی ہو گی پھر ان کی نظافت کا اندازہ کر لو لوگو اگر کچھ حاصل کرنے کا شوق ہے تو ان نعمتوں کے لیے پوری کوشش کرو کہ ان میں تسنیم کی آمیزش ہو گی جو ایک خاص چشمہ ہے اللہ کے مقرب بندوں کے مشروب کا کہ اس

سے بچیں گے۔ بدکاروں کی مصیبت کا سبب ان کا نیک لوگوں کا مذاق اڑانا تھا جب ان پر گزر ہوتا تو ایک دوسرے کو اشارے کرتے اور جب آپس میں گپ شپ میں بیٹھتے تو گھروں میں ان کا مذاق اڑاتے تھے اور انہیں دیکھ کر کہتے یہ لوگ بالکل بُدھو ہیں اور بہک گئے ہیں۔

اہل اللہ کا مذاق نہ اڑایا جائے

بزرگوں کے ارشادات میں ملتا ہے کہ اہل اللہ کا انکار انکی برکات سے محروم کر دیتا ہے لہٰذا اِس سے بچنا چاہیے لیکن ان کا مذاق اڑانا ایسا گناہ ہے جو توبہ کی توفیق سلب کرا دیتا ہے لہٰذا ہرگز ہرگز مذاق نہ اُڑایا جائے کہ بدکاروں کے ذمہ اللہ کے نیک بندوں کی نگرانی تو ہے نہیں اگر باز نہ آئے تو پھر یوم حشر کو دیکھ لیں گے جب اللہ کے بندے تختوں پہ جلوہ افروز ان کی نادانی پہ ہنستے ہوں گے اور کہتے ہوں گے کہ کفار نے کیا پورا پورا بدلہ پالیا۔